سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

اسلامی تہذیب کی پہچان اور امتیاز

نحمدہ ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فعن انسؓ ان رسول الله ﷺ قال یا بنی اذا دخلت علی اھلک فسلم تکون برکة علیک وعلی اھل بیتک (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بیٹے جب تم اپنے گھر والوں سے ملو تو (پہلے) سلام کرو، وہ سلام تم اور تمہارے گھر والوں پر خیر و برکت نازل ہونے کا ذریعہ بنے گا۔

معزز حضرات قریباً دو ہفتہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے دو جمعہ قبل اسلام کے اہم ادب اور عمل کا بیان کر رہا تھا وہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ جس کے بعض احکامات آج ذکر کرنے کی کوشش کروں گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ سلام مسلمانوں کے لئے اس شعار کی حیثیت رکھتا ہے کہ یہ گویا مسلم و غیر مسلم کے درمیان مابہ الامتیاز کی حیثیت اسے حاصل ہے۔ دین و شریعت کے مطابق جو الفاظ دوسرے کے سلامتی کے لئے دعائیہ انداز میں ادا کرنے والے کا معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے سلام کا جواب دینے والا اگر آنحضرت ﷺ کے ارشاد کردہ الفاظ کے مطابق جواب دے تو سمجھ لیا جائے کہ وہ بھی مسلمان ہے۔ کیونکہ کافر تو اس کا اہل ہی نہیں کہ اس کے لئے دین و دنیا کی سلامتی کی دعا کی جائے اس وجہ سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

سلام: اسلامی تہذیب و تمدن کی پہچان:

وعن ابی ھریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ لا تبدء وا الیھود ولا النصاری بالسلام واذا لقیتم احدھم فی طریق فاضطروه الیٰ اضیقه (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہودیوں اور عیسائیوں پر سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور جب تم راستے میں یہود و نصاریٰ میں سے کسی سے ملیں تو ان کو تنگ ترین راستے پر چلنے پر مجبور کرو۔

محترم ساتھیو! کافروں پر سلام میں پہل نہ کرنے کی تاکید آنحضرت ﷺ نے اس لئے فرمائی کہ سلام درحقیقت اسلامی تہذیب و تمدن کا وہ عظیم عطا کردہ انعام ہے جس کو حاصل کرنے کا اعزاز صرف صراط مستقیم پر چلنے والے اللہ کی وحدانیت کے قائل اور حضورؐ کے نبوت کے اقرار کرنے والے کو حاصل ہے، جبکہ کافران امور کا منکر اور دین حقہ کا دشمن ہونے کی وجہ

سے اس مبارک کلمہ کے اجور وثمرات کا مستحق ہی نہیں فقہاء و محدثین کے بقول اگر غیر مسلم ''السلام علیکم'' جیسے کلمہ پر ابتداء کریں تو اس کے جواب میں صرف علیک وعلیکم کہہ دینا بھی کافی ہے۔ اگر واسطہ کسی ایسے مجمع سے پڑے جہاں مسلم وغیر مسلم اکھٹے موجود ہوں' تو پھر مسلمان کی نیت سے سلام کرنا مسنون ہے۔

اہل وعیال پر سلام کی فضیلت:

اسلام کی اپنے اہل وعیال سے محبت وتعلق کا اندازہ اس بات سے خوب لگ سکتا ہے' اور سب لوگوں کی نسبت ہر مسلمان کا زیادہ اور بار بار واسطہ اپنے اہل وعیال سے پڑتا ہے' سلامتی کی دعا کے بھی یہ زیادہ حقدار ہیں جس کے پیش نظر ارشاد نبویؐ ہے کہ جب گھر میں داخل ہو اپنے گھر والوں کو سلام کرو' جب نکلنے کا موقع ہو تو سلامتی کے پیش نظر گھر والوں سے رخصتی سلام کے ذریعہ کرو۔ ہمارے اکثر پشتون علاقہ میں خصوصاً مرد حضرات نہ جانے اس کو اپنی توہین یا غیرت کے خلاف سمجھ کر اپنے آقا ﷺ کی اس سنت سے غافل ہو جاتے ہیں' رب العزت مجھے اور آپ سب کو حضور ﷺ کے چھوٹی سی چھوٹی سنت پر عمل کی توفیق عطا فرماویں' کتنا آسان عمل اور اجر وثواب کا سیل لگا ہوا ہے منہ سے خیر کے ہر لفظ پر دس نیکیاں سیکنڈوں میں بغیر کسی محنت اور مشقت کے مل جاتی ہیں۔

امت مسلمہ کی باہمی مودت کا وسیلہ: یہی جملہ نہ صرف رسمی طور پر ادا کیا جاتا ہے اگر صدق دل سے جو زبان سے کہا ہو اس کا معنی ومفہوم بھی ملحوظ خاطر رہے تو دو مسلمانوں کے درمیانی باہمی محبت ومودة کا بھی بہترین نسخہ ہے۔

سید المرسلین کا فرمان ہے: **عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا. اولا ادلكم على شئى اذا فعلتموه تحاببتم افشو السلام (رواه مسلم)**

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہؓ آنحضرت سے روایت کررہے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تم مومن نہ ہوجاؤ اور تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو کیا میں تم کو وہ عمل نہ بتادوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے (پھر وہ عمل ذکر فرمایا کہ) سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔۔۔آپ حضرات نے سن لیا کہ حضور ﷺ نے جنت میں داخلہ کیلئے شرط مسلمان کے لئے یہ رکھ دی کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرے۔ اور محبت پیدا ہونے کے لئے جو علاج تجویز فرمایا وہ یہ کہ آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ۔

ہر بار ملاقات میں سلام کا اہتمام: یہی وجہ ہے کہ شریعت نے بار بار ملاقات پر ہر بار سلام کا حکم دیا۔ مرشد دو عالم ﷺ کے مطابق ایک بار سلام کرنے کے بعد اگر کچھ وقفہ کے بعد دوبارہ ملاقات ہو جائے تو پھر سلام کرنا ہے۔ ارشاد ہے تم میں سے کوئی شخص جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو چاہیے سب سے پہلے اس کو سلام کرے (ان کے جدا ہونے کے بعد) اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اس کے بعد پھر ملنا ہوا تو (اس کو) دوبارہ

سلام کرے' یہ کہنا اپنے آپ کو دنیوی اخروی بربادی میں مبتلا کرنا ہے' کہ کیا میرا اور کوئی کام نہیں کہ میں صرف بار بار سلام کرتا رہوں گا۔ یہ تصور بالکل لغو بلکہ شیطان کا وسوسہ ہے' بلکہ تھوڑے سے وقفہ کے بعد جس میں جدائی اور فرقت آجائے دوبارہ سلام کرنا حضورؐ کا پسندیدہ فرمودہ ہے۔ صحابہؓ اور خیر القرون کے ادوار میں سلام کا رواج عام تھا تو ان مقدس ہستیوں کا تاریخ کا اگر آپ مطالعہ کریں تو یہی ثابت ہوگا کہ ہر طرف محبت اور الفت کا دور دورہ تھا' ہر مسلمان دوسرے مسلمان کی جان' مال اولاد کی حفاظت کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے بیتاب رہتا۔ دوسرے شخص کے لئے وہ کچھ پسند کرتا جو اپنے لئے حاصل کرنا چاہتا' ہر مسلمان کے بارہ میں یہ تمنا اور خواہش کہ جس نقصان وہ کام سے اور چیز سے وہ خود بچ رہے' دوسرے کے بارے میں یہی آرزو تھی

ترکِ سلام کی مضرتیں: آپس میں اس والہانہ عقیدت اور محبت کے کئی اسباب میں ایک بڑا سبب حضورﷺ کا یہ فرمان تھا۔ افشو السلام سلام کو پھیلاؤ تو تمہاری آپس میں محبت بڑھ جائے گی۔ جب ہم نے اس عظیم سنت کو چھوڑا۔ مسلمانوں کی بہت کم تعداد اس پر عمل پیرا ہے۔ دنیا کے نقشہ پر واقع تمام مسلمان باہمی انتشار و اختلاف کا شکار ہو کر امت مسلمہ آپس میں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مبتلا ہے' اس قتل و غارت' ذلت و خواری کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ امت ''سلام'' کی سنت سے غافل ہوگئی۔

ترویج سلام کی برکات:

اگر آج سے ہم اپنے اپنے دل میں اٹل فیصلہ کریں اور سلام کہنے کی سنت کی ابتداء اپنے گھر سے شروع کر کے گلی' محلہ' گاؤں اور تمام شہر میں پھیلادیں تو ہم بھی اللہ کے فرمان کہ ''جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کریمﷺ کی (مکمل) اطاعت کرے گا اللہ جل جلالہٗ اسے جنت کے باغات میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے بہتی ہوئی نہریں ہوں گی'' کا مصداق بن سکتے ہیں۔ سرکار دو عالمﷺ کی ایک ایک سنت پر عمل کرنے کے حضورﷺ کی محبت رضا اور خوشنودی حاصل ہو کر گناہ معاف اور جنت کے دائمی عیش و عشرت انبیاء اولیاء اللہ' شہداء اتقیاء اور نیک بندوں کی جنت میں رفاقت نصیب ہوتی۔ بات ہو رہی تھی سلام کرنے کی جو خالص اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی طلب اور دعا ہے اور یقینی بات ہے جسے اللہ کی سلامتی حاصل ہو جائے اسے کون نقصان تکلیف یا پریشانی سے دوچار کر سکتا ہے' کیونکہ اللہ ہی طاقت کا حقیقی سرچشمہ اور نفع و نقصان دینے کا مالک ہے' آج اگر ہم نے قرآن و سنت کی بتائی ہوئی اسلامی تہذیب کو چھوڑ کر غیر مسلم تہذیب کی نقالی شروع کر دی اور سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے میں کفار کی اتباع کرنے لگ گئے تو نہ گھر کے رہیں گے نہ گھاٹ کے۔

جان پہچان کی بنیاد پر سلام ملاقات قیامت میں اسے ہے:

محترم دوستو! اس بات کو ذکر کرنے کا دوبارہ اعادہ کر رہا ہوں جو مسلمان ملے اسے سلام کرنا ہے۔ چھوٹے' بڑے مالدار غریب اپنے پرائے کا تصور اور خیال کئے بغیر' اسباق میں جب سلام کا باب شروع ہوتا ہے' طلباء کو نصیحت کرتا

ہوں کہ خدارا سلام کرنے میں واقف وناواقف کا فرق نہ کریں' کئی دوست آنکھوں کے کونے سے دیکھتے ہیں کہ اگر آنے والا مجھے سلام کہہ دے تو میں بھی جواب دوں گا ورنہ خاموشی سے گزر جاتے ہیں۔ سلام میں ابتداء کرنا والے کے اجر وسلامتی کے کئی حوالے احادیث سے دے چکا ہوں۔ اعلیٰ ادنیٰ اپنے اور غیر میں فرق کرنے کو علامات قیامت میں شمار کیا گیا ہے۔ **عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان من اشراط الساعۃ ان یسلم الرجل علی الرجل لایسلم علیہ الا للمعرفۃ: (رواہ احمد)**

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ وسلم نے فرمایا علامات قیامت میں سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو صرف اس بنیاد پر سلام کرے کہ وہ اس کا واقف ہے۔ (حالانکہ سلام کرنے کی شرط یہ ہے کہ جسے سلام کیا جائے مسلمان ہو)

سلام کے آداب واحکام:

محترم ساتھیو! اسلام عالمگیر مذہب ہے' زندگی کا ایسا شعبہ نہیں جس میں عمل خیر کرنے یا نہ کرنے کی وضاحت نہ ہو۔ ہر چیز حتیٰ کہ سلام میں بھی فرق مراتب مثلاً عمر رسیدہ' غیر محارم بعض ایسی کیفیات جن میں سلام کرنے والا یا سلام کا جواب دینے والا مصروف ہوتے' الگ الگ احکامات ذکر کئے گئے۔ گاڑی یا کسی سواری پر سوار شخص راستے میں پیدل چلنے والے کو سلام کریگا' وجہ یہ ہے کہ سوار کو فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ پیدل چلنے والے کی حالت سوار کے مقابلہ میں کمزوری کی ہے' مومن کیلئے حکم عجز' انکساری اور تواضع اختیار کرنے کی ہے تو سوار کو عجز وانکساری کے اظہار کیلئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ **یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر** تعداد کے لحاظ سے کم لوگ اپنے سے تعداد میں زیادہ افراد کو سلام کریں' اکثریت کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے اقلیت کو سلام پر عمل کرنے کی ترغیب فرمائی' عمر میں چھوٹا اپنے سے عمر میں بڑے کو سلام کرنے پر مامور ہے' اسلام نے کئی مواقع پر "کبر الکبر" کے ضابطہ کے تحت عمر رسیدہ یعنی بزرگ کی بزرگی کی رعایت کرنے کی تعلیم دی' تا کہ ہر عمل میں اسلام کے اعلیٰ ترین آداب میں حضور کی اتباع نمایاں ہو تو آنحضرت تو عجز وانکساری اور ہر اعلیٰ وصف کے انتہاء پر فائز تھے

بچوں اور غیر محرم خواتین کو سلام کرنے کا حکم:

جب ان کا گزر بچوں پر ہوتا بچوں پر بھی تواضع اور بچوں کے ساتھ کمال شفقت ومحبت کے جذبہ کے طور پر ان پر سلام میں سبقت فرماتے۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں روایت ہے کہ **عن انس ان رسول اللہ ﷺ مر علی غلمان فسلم علیہم** آج کے اسلام سے بے خبر جدت پسند اور بیگانہ عورتوں کے ساتھ مخلوط رہنے کے خواہشمند برائے نام مسلمان جن کا مطالبہ رہتا ہے عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ ہر قسم کے ملنے چلنے کی آزادی ہے' پردہ کی پابندی نہ ہو' کفار کی طرح عورتوں کو بھی اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے بے لگام زندگی گزرنے کی اجازت دی جائے' ان

کو یہ ذہن نشین کرنا چاہیے کہ دین متین اور شریعت مطہرہ نے مردوں کو جوان اجنبی عورتوں کو سلام جیسے مقدس اور محترم الفاظ کہنے سے سختی سے منع فرمایا' اسی طرح مردوں کا غیر محرم عورتوں کو سلام کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی گھر میں فون موجود ہے' غیر محرم کا فون آنے پر گھر میں موجود عورت کو نہ صرف اسے سلام کرنے کی اجازت ہے اور نہ ردِ سلام کی۔ غیر محرم کیلئے بیگانہ عورت کی آواز سننا بھی حرام ہے۔ مگر افسوس کہ بے راہ روی میں مبتلا مرد اور عورتوں نے اپنی فحاشی اور بے حیائی کا ذریعہ ٹیلیفون بنایا' اگر کہیں بدکار مرد اور فاحشہ عورتوں کا آپس میں رابطہ کرنے میں کچھ مشکلات موجود تھیں تو وہ رہی سہی کسر موبائل فون نے پوری کر کے بدکاری کی راہیں آسان کر دیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ موبائل میں اگر جدید تصورات کے مطابق تھوڑے سے فوائد ہیں تو نقصانات اگر شمار کئے جائیں تو اس کے مقابلہ میں فوائد کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ ہر مرد اور بدکار عورت کے ساتھ موجود اس فون نے ان کے ناپاک عزائم کو پورا کرنے میں آسانی پیدا کر دی' ان کے درمیان کسی رابطہ کرنے والے کی اب ضرورت ہی نہ رہی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرہ میں ڈاکہ زنی' قتل وقتال' زنا کاری اور دیگر جرائم کی جو بہتات ہے اس میں موبائل فون کا مرکزی اور اہم کردار ہے جبکہ مذہب حقہ نے کسی فتنہ وشر سے محفوظ رہنے کے لئے عورتوں کو بیگانہ مرد اور مرد کو اجنبی جوان عورت کو سلام کرنے سے بھی منع فرمایا۔

سلامتی کی دعا میں عموم ہے:

خلاصہ یہ کہ بقول ایک بزرگ ''السلام'' اللہ کا نام دار السلام جنت کا نام دار السلام یعنی ہر قسم کا سکون و سلامتی جنت میں ہے پھر وعلیکم صیغہ جمع ہے' اشارہ اس طرف ہے کہ السلام علیکم میں سلامتی من جانب اللہ ہوتی ہے' تو سب سلامتی کی دعا میں شامل ہوئے۔ حاضر صرف ایک ہے جبکہ اللہ کے کرم و احسان ہے۔ فرشتے اور جنات بھی سلامتی کی دعا میں شامل ہو جائیں گے۔

جن لوگوں پر سلام مکروہ ہے:

محترم حضرات بعض مواقع و حالات میں کسی پر سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا مکروہ ہے جسے علامہ شامیؒ نے رد المختار میں جمع کیا ہے۔ (۱) اس آدمی پر سلام جو علانیہ طور پر فاسق ہو۔ (۲) دوسروں کو گالیاں دینے والے پر سلام (۳) عمر کا سارا وقت کبوتر بازی جیسا عبث کام میں ضائع کرنے شخص پر سلام۔ (۴) گناہ میں مبتلا افراد پر سلام (۵) قضائے حاجت کے دوران سلام (۶) کھانے میں مشغول شخص پر سلام (۷) قرآن پاک کی تلاوت و ذکر و اذکار میں مشغول شخص پر سلام (۸) وضوء میں مشغول شخص پر سلام (۹) اذان کے دوران' دینی کتب کی تکرار اور مطالعہ کے دوران سلام کرنا مکروہ ہے البتہ کافر پر سلام نا جائز ہے۔

رب ذوالمنن مجھے اور آپ سب کو محبوب ربانی ﷺ کی تمام سنن پر گامزن رہنے کی توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین